Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۹۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۱۷ شوال ۱۳۹۳ھ ۔ ۱۳ ماہ نبوت ۱۳۵۲ہش ۔ ۱۳ نومبر ۱۹۷۳ء	نمبر ۲۵۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۲ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدُ للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۱۲ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے بھی بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

قرآن کریم جماعتِ احمدیہ کو دل و جان سے پیارا ہے یہ ہمارا رُوحِ رواں ہے اور ہماری عزیز ترین متاع ہے

بڑے تعجب اور دُکھ کا مقام ہے کہ آج اُس جماعت پر تحریفِ قرآن کا اتہام لگایا جا رہا ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا

اِس زمانہ میں حضرت مہدی معہود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی حقیقی عظمت و شان کا اظہار فرمایا ہے

انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور اور حقیقت افروز خطاب

ربوہ ۔ ناصرِ دین متین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل ۱۱ نبوت بروز اتوار مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے اٹھارہویں سالانہ بابرکت اجتماع کے اختتامی اجلاس میں انصار اللہ کو ایک نہایت بصیرت افروز ۔ زندگی بخش اور ولولہ انگیز خطاب سے نوازا جس کا ایک ایک لفظ قلوب کی گہرائیوں میں اُتر کر انہیں ایمان و معرفت کی نئی لذت اور تازہ بصیرت و عرفان سے سرشار کرتا رہا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت دردمندی کے ساتھ بڑے ہی مؤثر اور وجد آفرین پیرایہ میں بتایا کہ قرآنِ عظیم جماعتِ احمدیہ کو دل و جان سے پیارا ہے، یہ ہمارا رُوحِ رواں ہے، ہماری عزیز ترین متاع ہے۔ اس کی خدمت و اشاعت ہمارا مقصدِ اوّلین ہے۔ لہٰذا ہمیں خصوصیت کے ساتھ یہ دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کبھی ایسا وقت نہ لائے جبکہ ہماری جماعت کا کوئی حصہ بھی اسے مہجور کی طرح چھوڑ دے۔ حضور نے فرمایا قرآنِ مجید سے دُوری کا نتیجہ نہایت ہیبت ناک شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ عظیم سے دُوری اور بُعد ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج ہماری جماعت پہلی اُس جماعت پر جس کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کا کوئی لفظ تو کجا اس کا ایک نقطہ اور شعشہ تک تا قیامت کبھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ تحریف قرآن کا ناپاک اور شر انگیز الزام لگایا جا رہا ہے اور کوئی اِس ظلمِ عظیم کے خلاف آواز بلند کرنے کی جرأت نہیں کر رہا۔

حضور نے فرمایا بڑے تعجب، دُکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں میں وہ لوگ بھی موجود ہیں جن کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کی سینکڑوں آیات منسوخ ہو چکی ہیں۔ وہ لوگ بھی گوارا ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن کی بعض سورتیں اس میں سے نکال دی گئی ہیں ۔ ان پر تو تحریف کا الزام نہیں لگایا جاتا۔ لیکن اسکے بالمقابل اس جماعت پر تحریف قرآن کا ناپاک اور شر انگیز الزام لگا کر ملک میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے کی کوشش کی جا رہی ہے جو پیدا ہی اس لئے کی گئی ہے کہ وہ دُنیا میں قرآن کی عزت و عظمت کو قائم کرے اور جس نے قوی اور روشن دلائل کے ساتھ یہ ثابت کر دیا ہے کہ کوئی شخص قرآن کا مقابلہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

حضور نے یہ دُعا کرنے کی بھی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے دائرۂ استعداد کے اندر اپنی تمام صلاحیتوں کو نشوونما کے کمال تک پہنچانے کی توفیق بخشے تاکہ ہم صحیح معنوں میں اُسوۂ نبویؐ کی اتباع کرنے کا فخر حاصل کر سکیں۔

حضور ایدہ اللہ کے اس ولولہ انگیز خطاب کے بعد حضور نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ یہ بابرکت سالانہ اجتماع بڑی کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

حضور کی تشریف آوری اور تقسیم انعامات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرمانے کے لئے سوا گیارہ بجے دوپہر بذریعہ کار مقامِ اجتماع میں تشریف لائے جہاں پر مرکزی قائدین نے صدر مجلس انصار اللہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی معیت میں آگے بڑھ کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور کے سٹیج پر رونق افروز ہونے پر جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ حضور کے کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا جس کے بعد حضور نے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے عہدیداران و اراکین انصار اللہ کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات عطا فرمائے اور انہیں مصافحہ کا شرف بخشا۔

انصار اللہ کا نائب صدر

اِسکے بعد حضور نے اپنا خطاب شروع فرمایا۔ خطاب کے آغاز میں حضور نے اعلان فرمایا کہ میری ہدایت پر انصار اللہ کی مجلس شوریٰ نے نائب صدر منتخب کرنے کے لئے تین ناموں کی سفارش کی ہے لیکن بعض وجوہ کی بناء پر میں ان میں سے کسی کو بھی اس عہدہ کے لئے فارغ نہیں کر سکتا کیونکہ پہلے ہی ان کے سپرد سلسلہ کے اہم کام ہیں۔ حضور نے فرمایا آئندہ سال کے اجتماع میں جب حسب قواعد انصار اللہ کے صدر کا انتخاب ہوگا تو اُس موقعہ پر نائب صدر کے لئے بھی سفارش پیش کر دی جائے سر دست میں ایک سال کیلئے نائب صدر مقرر کر دونگا اور اس کا اعلان انشاء اللہ بعد میں کر دیا جائیگا۔ حضور نے فرمایا ویسے انصار اللہ کی تنظیم میں نائب صدر کا عمومی عہدہ پہلے بھی موجود ہے مگر وہ صدر نامزد کرتا ہے یہ عہدہ بھی سر دست اسی طرح قائم رہے گا۔

دو ضروری امور کیلئے تحریکِ دُعا

اسکے بعد حضور نے فرمایا۔ آج میں دو بڑی اہم اور ضروری دُعاؤں کیطرف آپکو توجہ دلانا چاہتا ہوں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا۔ قَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا (سورۃ الفرقان) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ امتِ مسلمہ پر ایسا آنے والا تھا جبکہ اسکے بعض لوگ قرآن کو مہجور کی طرح چھوڑ دینگے۔ حضور نے فرمایا ہمیں بڑی کثرت کے ساتھ یہ دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمد

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک لرزہ خیز انکشاف

بلاوجہ تحریف کا الزام لگانے والے خود مجرم ہیں

قرآنِ عظیم احمدیوں نے بدلا یا دیوبندی امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے

"مکتبہ تبصرہ" لاہور نے "امیرِ شریعت" سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی تقریروں کا ایک مجموعہ "خطباتِ امیرِ شریعت" کے نام سے شائع کر رکھا ہے۔ جس کے دیباچہ میں اشرف عطاء صاحب سابق مدیر "زمیندار" نے لکھا ہے کہ شاہ جی "اپنی تقریر کے دوران آیاتِ قرآنی کی تلاوت کرتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ قرآن کی آیات آسمان سے نازل ہو رہی ہیں"۔ اور جمعیۃ العلماء اسلام اور انجمن خدام الدین لاہور کے ترجمان خصوصی "ترجمان اسلام" نے ۸ ستمبر ۱۹۶۱ء کے پرچہ میں یہاں تک لکھا کہ "اُن کی تقریروں کے دوران ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اُردو یا پنجابی میں قرآن نازل ہو رہا ہے"۔ اسی رسالہ نے ایک ہفتہ بعد ۱۵ ستمبر ۱۹۶۱ء کے ایشوع میں شاہ صاحب کی شان میں نظم لکھی جس میں انکو رحمۃ للعالمین قرار دیا۔

۵ وکنت من المرحیم علیٰ بسیط۔ عطاءٌ رحمۃٌ للعالمینا

اس موضوع سے قطع نظر کہ وہ رحمۃ للعالمین تھے یا نہیں اگر کوئی شخص زیر نظر مجموعہ خطبات میں درج شدہ آیات کو پڑھے تو وہ اسے بیسویں صدی میں تحریف قرآن کا شاہکار بلکہ نیا قرآن قرار دیئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ شاہ جی کی پڑھی ہوئی اسّی فیصدی آیات جو اس کتابچہ میں شائع کی گئی ہیں حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اصل قرآن سے بالکل مختلف ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل تفصیل سے ظاہر ہے:۔

قرآن مجید کی اصل آیات	حسب کتابت "امیر شریعت" صاحب کی آیات
(۱) عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ (الشعراء : ۱۹۵)	عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ نَذِيْرًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (خطبات ص۳۳)
(۲) وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ (عنکبوت : ۴۸)	وَلَا تَخُطُّ بِيَمِيْنِهٖ وَمَا تَدْرِيْ الكتاب (خطبات ص۳۵)
(۳) وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۝ (اعراف : ۱۷۹)	ولهم العين لا یبصرون بهاہ (خطبات ص۴۱)
(۴) اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (اعراف : ۱۵۹)	انّی رسول اللہ الیکم جمعیاہ (خطبات ص۶۲)
(۵) وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ (اعراف : ۱۵۸)	ویضع عنهم امرهم والاخلال التی کانت علیهم (خطبات ص۶۳)
(۶) لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ (الفتح : ۲)	لیغفر لك ما تقدم من ذنبك (خطبات ص۲۵و۲۶)
(۷) تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ (انفال : ۶۰)	ترهبون بیح عدو اللّٰہ (خطبات ص۴۸)
(۸) وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الخ (الاعراف : ۱۵۸)	وینطهم من المنکر و یحل لهم الطیبات و یحرّم و الاغلال التی کانت علیهم فالذین اتقوا به وعزّروه و نصروه و اتبعوا النور (خطبات ص۴۴)

۵ خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں ٭ ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق (اقبال)

مندرجہ بالا حقائق کو پڑھنے کے بعد اب بڑی آسانی سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ اگر پروف ریڈنگ یا کتابت کی سہواً رہ جانے والی اغلاط تحریفِ قرآن ہے تو اس زمانہ میں قرآن کو بدلنے اور اس کے محرّف و مبدّل کرنے کا کام دیوبندی اور کانگرسی مولویوں کے پیرو مرشد سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے انجام دیا ہے ــــ اور اس معاملہ میں انہیں کوئی تامل ہو بھی نہیں سکتا اِس لئے کہ یہ علماءِ ظواہر قرآن مجید میں ناسخ و منسوخ کے قائل ہیں مگر اس کے برعکس حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کا واضح عقیدہ ہے کہ:۔

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔" (ازالہ اوہام ص۱۳۸ طبع اوّل ۱۸۹۲ء)

(دوست محمد شاہد)

تحریف کا الزام لگانے والوں کا رُخِ کردار

قارئین کرام کیلئے ایک ضروری اطلاع!

قیامِ پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے والے بعض کانگریسی مولویوں نے ملک میں فتنہ پیدا کرنے اور اس طرح قومی اتحاد کو نقصان پہنچانے کی غرض سے آجکل جماعتِ احمدیہ کے خلاف سراسر بے بنیاد الزام تراشی کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ الزام یہ لگایا جا رہا ہے کہ نعوذ باللہ احمدیوں نے قرآن مجید میں تحریف کی ہے۔ یہ سراسر افتراء ہے۔ جماعتِ احمدیہ اِس بات پر پختہ ایمان رکھتی ہے کہ قرآنِ مجید کا ایک شعشہ یا نقطہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ اس میں تحریف کی جائے۔ البتہ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ الزام لگانیوالے قرآنِ مجید میں تنسیخ اور تحریف کے خود مجرم ہیں۔ چنانچہ ہم ان کے اِس جرم کو طشت از بام کرنے کے لئے ان کے ہاتھوں ہونے والی تحریف کے نمونے شائع کرنے کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں۔ قارئین کی خدمت میں روزانہ ایک نمونہ پیش کیا جائے گا۔ اُن کی خدمت میں درخواست ہے کہ ص۲ پر ضرور نگاہ ڈال لیا کریں۔ (ادارہ)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا نہایت اہم ارشاد

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ اخاء ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء) میں ارشاد فرمایا:۔

"میں آپ سے اسوقت تاکیداً کہنا چاہتا ہوں کہ جن دوستوں کے ذمہ نصرت جہاں سکیم کے وعدے ہیں وہ جلد ادا کر دیں۔ غالباً نومبر میں آخری سال ختم ہو رہا ہے۔ لیکن آج میں ایک مہینہ کی اور مہلت دے دیتا ہوں۔ ۲ دسمبر ۱۹۷۳ء سے پہلے پہلے بقایا جات ادا ہو جانے چاہئیں۔ نصرت جہاں کا دفتر نوٹ کرلے اور جماعتوں کے ذمہ دار احباب بھی یاد رکھیں کہ اسکے بعد کوئی رقم اِس مد میں وصول نہیں کی جائے گی۔ ہم وصولی کے کھاتے بند کر دیں گے۔"

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ کرام کی بے نظیر قربانیاں

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ افریقہ

نوٹ:۔ مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۱۶ جون ۱۹۷۳ء میں پڑھا گیا۔

صحابہ اس قدوسی صفات جماعت کا لقب ہے جو سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت فیض سے بہرہ اندوز ہونے والی آپ کی ہدایت و ارشاد کی مخاطب اول، آپ کے اخلاق و اعمال کی مظہر اتم اور آپ کی تعلیم و تربیت کی مثال ہیں یہ وہ پاکبازوں اور جاں نثاروں کی جماعت ہے جس نے براہ راست آفتاب رسالت سے تربیت پاکر تزکیۂ نفس حاصل کیا اور دنیا کی ظلمت کدوں پر آب و تاب کے ساتھ چمکے۔ آج بھی انہیں کی روشنی سے گم گشتگانِ راہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ اپنی منزل مقصود کا پتہ لگا رہے ہیں اس ملائکہ صفت جماعت نے جس جاں نثاری و فدائیت ایثار و قربانی، صدق و خلوص سے اپنا عہد نبھایا اس کی مثال تاریخ عالم میں کم ملتی ہے آج کی دنیا جبکہ مادیت کے نشہ میں سرشار ہے مذہب و روحانیت سے بیگانہ ہے صحابہ رسول اللہ کے زندگی کے حالات پڑھ کر ایک وجد سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے صحابہ کرام کو ہر ایک قسم کی قربانیوں کے مواقع پیش آئے مالی بھی۔ جانی بھی عزت کی بھی۔ رشتہ داروں کی اور اولاد کی بھی اور انہوں نے ہر موقع پر نہایت شرح صدر بشاشت قلب کے ساتھ یہ قربانیاں پیش کیں۔ یہ قربانیاں ان کی قلبی کیفیت کی عکاسی کرتی ہیں جو نور ایمان سے معمور تھیں اور سچ تو یہ ہے کہ جس کے دل میں ایمان کی شمع روشن ہو اس کے عزم و ارادہ میں بڑے سے بڑے پہاڑ بھی روک نہیں بن سکتے

حضرت امام الزمان مسیح موعود ان صحابہؓ کے صدق و اخلاص پر تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جو کچھ صحابہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمانی صدق دکھلایا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنی [illegible] کو اسلام کی راہوں میں نہایت اخلاص سے قربان کیا۔ اس کا نمونہ اور صدیوں میں تو کجا خود دوسری صدی کے لوگوں یعنی تابعین میں بھی پایا گیا اس کی کیا وجہ تھی یہی تو تھی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس مرد صادق کا منہ دیکھا تھا جس کے عاشق اللہ ہونے کی گواہی کفار قریش کے منہ سے بھی بے ساختہ نکل گئی تھی۔ اور روز کی مناجاتوں اور پیار کے سجدوں کو دیکھ کر اور فنا فی الاطاعت کی حالت اور کامل محبت اور دلدادگی منہ پر روشن نشانیاں اور اس پاک منہ پر نور الٰہی برستا مشاہدہ کر کے کہتے تھے عشق محمدؐ ربہ کہ محمد اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے اور پھر صحابہ نے صرف وہ صدق اور محبت اور اخلاص ہی نہیں دیکھا بلکہ اس پیار کے مقابل پر جو ہمارے سید و مولا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دل سے ایک دریا کی طرح جوش مارتا تھا خدا تعالےٰ کے پیار کو بھی تائیدات خارق عادت کے رنگ میں مشاہدہ کیا۔ تب کو پتہ لگ گیا کہ خدا ہے اور ان کے دل بول اٹھے کہ وہ خدا اس مرد کے ساتھ ہے انہوں نے اس قدر عجائبات الٰہیہ دیکھے اور اس قدر نشانِ آسمانی مشاہدہ کئے کہ ان کو کچھ بھی اس بات میں شک نہ رہا کہ فی الحقیقت ایک اعلیٰ ذات موجود ہے جس کا نام خدا ہے اور جس کے قبضہ قدرت میں ہر ایک امر ہے اور جس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۵)

پھر فرماتے ہیں۔

"دوسری وہ تائید اسلام جو انہوں نے اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر دکھلائی۔ یہاں تک کہ پچاس برس کی مدت ابھی نہیں گذری تھی کہ اسلام عالمگیر مذہب ہو گیا اور مختلف ممالک میں پھیل گیا اور انہوں نے اسلام کی تائید میں وہ کام حیرت انگیز دکھائے کہ جب تک انسان کا دل کسی ہادی کی راہ میں فدا شدہ نہ ہو ایسے کام ہرگز نہیں دکھلا سکتا تاریخ پڑھنے سے ہر ایک کو معلوم ہوگا کہ انہوں نے کیا کیا مصیبتیں اسلام کی راہ میں اٹھائیں اور کیسی استقامت دکھلائی اور باوجود بھوکے اور فاقہ کش ہونے کے کیسے دشمنوں سے مقابلے کئے یہاں تک بت پرستی کی تاریکی کو اپنے خونوں سے دنیا کے کئی حصوں میں سے اٹھا دیا اور خدا کے دین کی خدمت میں چین کے ملک تک پہنچے اور کروڑہا انسانوں کو بت پرستی سے تائب کر کے توحید کے نور سے منور کیا اور ہر ایک میدان میں اور ہر ایک موقع میں آزمائش میں ایسا اپنا صدق دکھلایا کہ اس کے تصور سے رونا آتا ہے"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۳۶)

جب افق مکہ پر وحی الٰہی کی تجلی کی کرن پھوٹی نور حق کا اجالا ہوا تو نیک اور سعید روحوں نے ہدا کے حق پر لبیک کہا۔ جس کے نتیجہ میں ہر چہار جانب سے ان پر ظلم و تعدی کے بادل امنڈنے لگے۔ ہر طرف سے مخالفت کے طوفان نے انہیں گھیر لیا۔ کفار مکہ نے انہیں طرح طرح کی اذیتیں دیکر قبول اسلام سے باز رکھنے کی بھرپور کوششیں کیں مگر ان عاشقان رسول کے پایہ ثبات میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آئی اور اسلام کی صداقت کا یہ سیلاب برابر پھیلتا گیا یہاں تک کہ ریگستان عرب کو اپنے خونوں سے رنگین کر کے آباد کر دیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ افریقہ کے سیاہ فام باشندے تھے امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ جب امیہ کو معلوم ہوا کہ بلالؓ نے اسلام قبول کر لیا ہے تو وہ بہت برہم ہوا۔ ایذا رسانی کے نت نئے طریقے اس نے ایجاد کئے آپ کی گردن میں رسی باندھ کر انہیں لڑکوں کے حوالے کر دیا جاتا اور وہ مکہ کے بازاروں میں انہیں گھسیٹتے پھرتے۔ گرم ریت پر انہیں لٹا دیا جاتا اور گرم گرم پتھر ان کی چھاتی پر رکھے جاتے۔ لکڑی سے پیٹا جاتا چلچلاتی دھوپ میں بٹھایا جاتا۔ کئی وقت کے فاقے کرائے جاتے لیکن مصائب کا یہ لرزہ خیز اور ہولناک تسلسل حضرت بلالؓ کو اسلام سے منحرف نہ کر سکا ہر نئی تکلیف اور مصیبت پر ان کے منہ سے صرف ایک ہی لفظ نکلتا اَحَد اَحَد یعنی خدا ایک ہے۔

(اُسد الغابہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۶)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کی ان گرانبار قربانیوں کے پیش نظر ہمیشہ عزت و احترام سے "سیدنا بلالؓ" کہہ کر آپ کو پکارا کرتے تھے۔

(۲) حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا روح فرسا منظر سیرت صحابہ کا ایک زریں باب ہے دعوت اسلام ان کے دل میں اس قدر گھر کر گئی تھی کہ بڑی سے بڑی تعذیب اور ایذا رسانی انہیں اسلام سے منحرف نہ کر سکی اور آپ نے خندہ پیشانی سے جام شہادت نوش کیا۔

جنگ احد میں حضرت خبیبؓ نے حارث کو قتل کر دیا تھا۔ ایک مرتبہ آپ گرفتار ہو گئے۔ حارث کے بیٹوں نے انہیں خرید لیا اور بے آب و دانہ انہیں ایک جگہ قید کر دیا۔ اتفاقاً گھر کا ایک بچہ چھری سے کھیلتا ہوا ان کے پاس آ گیا۔ آپ نے اس سے چھری لے لی اور زانو پر بٹھا لیا۔ ماں بچہ اور چھری کو خبیبؓ کے پاس دیکھ کر لرز گئی یہ وہی قیدی تو تھا جو جانتا ہے کہ قتل کیا جائے گا۔ وہ چیخ مار کر دوڑی۔ خبیبؓ نے کہا تم سمجھتی ہو کہ میں اس معصوم بچے کو قتل کر دوں گا۔ مسلمان کا کام غداری نہیں ہے۔ پھر آپ کے قتل کی تیاریاں ہوئیں کہا گیا "اگر اسلام سے باز آ جاؤ تو رہا کر دئے جاؤ گے۔ فرمایا:۔ "اسلام کے بغیر زندہ رہ کر کیا کروں گا" آخری تمنا قتل ہونے والے سے پوچھی گئی "صرف دو رکعت نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔ اجازت مل گئی۔ جلدی سے نماز پڑھی اور فرمایا "میں دیر تک نماز پڑھتا لیکن تم کہو گے کہ موت سے ڈرتا ہے۔ پھر یہ جیالا صحابی بے رحمی اور بے دردی سے شہید کئے گئے اور وفات پانے کے بعد نیزہ کی انی سے جسم مبارک کے ایک ایک حصہ پر چرکے لگائے گئے شہادت کے ایسے جاں نواز روح فرسا مناظر چشم فلک نے ضرور دیکھے ہیں لیکن کتنے؟ جس کے خود اہل کتاب تک معترف تھے چنانچہ ابن عبدالبر استیعاب جلد ا صفحہ ۷ تحریر کرتے ہیں کہ جب صحابہ کرام شام میں گئے تو ایک اہل کتاب نے دیکھ کر کہا کہ جیسے ابن مریم کے وہ اصحاب جو آروں سے چیرے اور سولی پر لٹکائے گئے ان سے زیادہ تکلیف برداشت کرنیوالے نہ تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہؓ رسول اللہؐ کا سب سے بڑا اعزاز ان کا سب سے بڑا ایثار اور سب سے بڑی قربانی یہی تھی کہ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَانًا۔ کہ انہیں صرف خدا اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل ہو جائے اور بس۔ اگر انھوں نے دکھ اور تکلیفیں اٹھائیں۔ شدائد اور مصائب کا بردبارانہ مقابلہ کیا اور اپنے وطن کو خیرباد کہہ کر ہجرت اختیار کی تو اس کا مقصد اپنی جانوں اور مالوں کی حفاظت نہ تھی بلکہ منتہائے مقصود یہ تھا کہ کفر کے گہوارے سے نکل کر آزاد فضا میں اعلائے کلمۃ اللہ اور اشاعت اسلام میں مصروف کار ہوں۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی ہجرت کا واقعہ تاریخ اسلام میں ایک مشہور واقعہ ہے۔ جب مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت ملی اور حضرت صہیبؓ نے مدینہ کا عزم کیا تو کفار نے آپ کو گھر سے نکلتے ہی گھیر لیا اور کہا "جب تو مکہ میں آیا تھا تو مفلس اور قلاش تھا یہاں رہ کر تو نے دولت کمائی۔ آج تو سب مال و زر لے کر جانا چاہتا ہے یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔" صہیبؓ نے کہا۔ اگر اپنا سارا مال تمہیں دے دوں۔ تب تو جانے دو گے؟ جواب ملا۔ "ہاں پھر جانے دیں گے۔" آپ نے فوراً رضامندی کا اظہار کیا اور مال و منال کے عوض متاع ایمان کا سودا کر کے مدینہ پہنچے۔ آنحضرتؐ نے یہ واقعہ سن کر فرمایا۔

"ربح صہیب ربح صہیب"

یعنی صہیبؓ نے اس سودے میں اچھا نفع کمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہی کی شان میں فرمایا۔

"نَهَبَ اللِّئَامُ نَشِیْبَهُمْ وَ عَقَارَهُمْ
فَتَهَلَّلُوْا بِجَوَاهِرِ الْفُرْقَانِ"

(ذلیل اور کمینہ لوگوں نے ان کے اموال اور جائدادیں لوٹ لیں مگر وہ ان کے بجائے فرقان کے قیمتی موتی پا کر خوش ہو گئے)

انسان مال و دولت سے بے نیاز رہ سکتا ہے لیکن عزیز و اقارب کی جدائی اور ان کے تعلقات کو دل سے بھلا نہیں سکتا۔ صحابہؓ پر ایسا دور بھی آیا کہ ان کے اہل و عیال کو ان سے زبردستی چھین لیا گیا لیکن انھوں نے اف تک نہ کی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میرے شوہر ابو سلمہؓ نے ہجرت کا ارادہ کیا۔ میں اونٹ پر بیٹھ گئی۔ گود میں میرا بچہ سلمہ تھا۔ جب ہم روانہ ہوئے تو بنو مغیرہ نے آ کر گھیر لیا اور کہا تو جا سکتا ہے مگر ہماری لڑکی (ام سلمہؓ) کو نہیں لے جا سکتے۔ اتنے میں بنو عبد الاسد آ گئے۔ انھوں نے کہا تو جا سکتی ہے مگر ہمارے قبیلے کے بچے کو نہیں لے جا سکتی۔ ان لوگوں نے اونٹ کو بٹھایا۔ بنو عبد الاسد نے بچہ چھین لیا اور بنو مغیرہ نے ام سلمہؓ کو۔ لیکن راہ اسلام کا یہ مسافر زن و فرزند سے بے پرواہ اپنی منزل کی طرف بڑھتا گیا۔ ان غم تکلیفوں اور مزاحمتوں سے صحابہؓ کے لئے صرف یہ خیال مسرت خیز تھا۔ کہ انھوں نے کفر کے گہوارہ سے باہر قدم نکالا اور اسلام کے دائرہ میں آ گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عربی نعتیہ کلام میں صحابہؓ کی ان قربانیوں کا ذکر ان اشعار میں فرمایا ہے:۔

"قَدْ اٰثَرُوْكَ وَ فَارَقُوْا اَحْبَابَهُمْ
وَ تَبَاعَدُوْا مِنْ حَلْقَةِ الْاِخْوَانِ
قَدْ وَدَّعُوْا اَهْوَاءَهُمْ وَ نُفُوْسَهُمْ
وَ تَبَرَّءُوْا مِنْ كُلِّ نَشَبٍ فَانٍ"

ترجمہ (صحابہؓ نے (آنحضرت ﷺ) کی ذات بابرکات کو مقدم کر لیا۔ اپنے دوستوں کو چھوڑا اور اپنے بھائیوں کے حلقہ سے دور ہو گئے۔ انھوں نے اپنی خواہشوں اور اپنے نفسوں کو خیرباد کہہ دیا اور ہر قسم کے فانی اموال اور مال و متاع اور دولت سے بیزار ہو گئے)

سنت الٰہی ہے کہ مومنین کی جماعت کو مصائب اور مشکلات کے دوروں میں سے گزرنا پڑتا ہے تا کہ ان کا تزکیہ نفس ہو۔ جس طرح سونے کو بڑی تپش سے گزار کر اس کا میل کچیل دور کرتے ہیں اسی طرح مومنین کی جماعت کو بھی ابتلاؤں کی بھٹیوں میں سے گزرنا پڑتا ہے تاکہ وہ صداقت و شجاعت کے جوہر دکھا کر جنات حاصل کر سکیں۔ صحابہ کرامؓ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی عقیدت رکھتے تھے اور آپ کی قوت قدسیہ سے اثر پذیر تھے انھیں کسی قسم کا لالچ و طمع، ترغیب و تحریص جادۂ اسلام سے ہرگز منحرف نہ کر سکی۔ حضرت کعبؓ بن مالک مخلص صحابہؓ میں سے تھے۔ محض سستی کی وجہ سے جنگ تبوک میں شریک نہ ہو سکے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور آپؐ کے حکم سے تمام صحابہؓ نے ان سے معاشرتی تعلقات منقطع کر لئے۔ شاہ غسان کو جب علم ہوا کہ کعبؓ بن مالک بقول اس کے ذلت کی زندگی بسر کر رہے ہیں تو اس نے اپنے قاصد کے ذریعہ آپؓ کے نام ایک خط بھجوایا جس میں لکھا:۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے آقا نے تم پر ظلم کیا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ تم کو ذلت اور کسمپرسی کی زمین میں رہنے نہ دے گا۔ آؤ اور ہم سے مل جاؤ۔ ہم اپنے مال کے ذریعہ تمہاری غمخواری کریں گے۔"

کعب بن مالکؓ نے خط پڑھتے ہی حسرت سے کہا:۔

"اِنَّا لِلّٰہِ اب کفار مجھ کو حریصانہ نظروں سے دیکھنے لگے۔"

یہ کہہ کر آپؓ نے قاصد کے روبرو اس خط کو دہکتے ہوئے تنور کے حوالے کر دیا۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوہ تبوک مع فتح الباری)

حضرت کعب بن مالکؓ کے اس بلند کردار کو دیکھ کر بے اختیار دل سے دعا نکلتی ہے۔ اس نبی عربی ﷺ کے لئے جس کی قوت قدسیہ نے ان عرب کے بدوؤں میں ایک انقلاب عظیم برپا کر دیا تھا۔ ادھر حضرت یسوع مسیحؑ کا ایک حواری بھی ہے جس نے آپ کو تیس روپے کے لالچ میں دشمنوں کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا۔ دریائے حق کے موجزن کا یہ کیسا عجیب و غریب منظر ہے کہ ادھر موسیٰ علیہ السلام کی قوم آپ سے مخاطب ہوئی۔ اِذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ اور دوسری طرف صحابہ رسولؐ ہیں جنہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے یہ تھے وہ صحابہ رسول اللہؐ جنہوں نے ریگستان عرب کو اپنے خونوں سے رشک گلزار بنا دیا تھا۔ جن کے متعلق ایک مسیحی مصنف رقمطراز ہے:۔

"محمدؐ کی تعلیم نے آپ کے پیروؤں میں وہ دینی خمار پیدا کر دیا تھا جس کو حضرت مسیحؑ کے ابتدائی حواریوں میں تلاش کرنا بے سود ہے جب یہود حضرت مسیحؑ کو صلیب پر لٹکانے لگے تو ان کے حواری بھاگ گئے اور ان کا دینی خمار جاتا رہا۔ اور اپنے مقتدا کو موت کے پنجے میں گرفتار چھوڑ کر چل دیئے۔ اس کے برعکس محمدؐ کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آ گئے اور اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر تمام دشمنوں پر آپؐ کو غالب کر دیا۔"

(اپالوجی گاڈ فری ہیگنز)

یہ حقیقت ہے کہ ہم دوسرے انبیاءؑ کے متبعین کی سوانح تلاش کریں تو چند مدھم سے نقوش کے سوا ہم کو تاریخ کے صفحوں میں کچھ نہیں ملے گا۔ لیکن اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک فرد کا حال کو نہ صرف تاریخ کے مرقع میں دیکھ سکتے ہیں بلکہ ان کے زندہ و جاوید کارناموں کو خود کو دنیا کے سامنے بھی پیش کر سکتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ!

نمایاں کامیابی

احباب کو یہ سن کر مسرت ہو گی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری بچی عزیزہ بشریٰ خانم نے امسال ایم ایس سی (فزکس) کا فائنل امتحان پشاور یونیورسٹی سے ۹۲۱ نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن میں پاس کیا ہے۔ الحمد للہ۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اس کی یہ کامیابی سلسلہ عالیہ کے لئے باعث خیر و برکت ہو۔ آمین!

(نثار احمد رحمتی مسجد احمدیہ کوچہ گلبادشاہ جی۔ پشاور)

دعائے نعم البدل

میرے چھوٹے ماموں مکرم عبد المنان صاحب لکھنؤ ایم اے ایل ایل بی کا بیٹا عمر ۴ دن ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۳ء شام ۵ بجے فوت ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کے والدین کو خاص کر اس کی والدہ کو جو علیل ہیں صبر عطا فرمائے اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ (آمین)

(امۃ الرشید نیال - دار الرحمت غربی - الف - ربوہ)

دعائے مغفرت

محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبد الحق صاحب خادم وصیت نمبر ۹۰۲۰ ساکن میرابھڑکا ضلع میرپور آزاد کشمیر مورخہ ۵ ستمبر کو بوقت چھ بجے شام طویل علالت کے بعد ۷۸ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کو مقامی قبرستان میں ہی دفن کر دیا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(عبد الرزاق سیکرٹری مال - میرابھڑکا آزاد کشمیر)

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہئے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا، چھ صد گولیاں ۲۰ روپے

ناصر دواخانہ ربوہ ۔ گول کچہری بازار لائلپور

فون ۳۴۲ — فون ۲۰۵۴

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا

سالانہ مقامی اجتماع

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا چار روزہ سالانہ مقامی اجتماع ۱۲ تا ۱۵ اکتوبر منعقد ہوا جس میں سالانہ علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ افتتاحی تقریب بروز جمعہ بتاریخ ۱۲ اکتوبر صبح سات بجے ایوان محمود میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک و نظم و عہد کے بعد محترم مہتمم اطفال مرکزیہ و مہتمم صاحب مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اطفال سے خطاب فرمایا۔ بعدہٗ تقسیم انعامات کی کارروائی زیر صدارت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقد ہوئی۔ انعامات کی تقسیم سے قبل ناظم اطفال خواجہ عبد المومن صاحب نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد صدر محترم نے دوران سال اعلیٰ کام کرنے والی مجالس اور علمی و ورزشی مقابلہ جات کے انعام تقسیم فرمائے۔ انعامات کی تقسیم کے بعد صدر محترم نے اطفال سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں آئندہ ہونیوالے غلبۂ اسلام کے لئے تیار ہونے کو کہا۔ آپ نے فرمایا۔ آج کے بچے کل کے معلم ہیں اور آپ نے ہی ساری دنیا کو اسلام سے روشناس کرانا ہے۔

جلسہ میں ۱۰۰۰ (ایک ہزار) سے زائد اطفال موجود تھے اور یہ امر خوشی کن ہے کہ قریباً ہر طفل کے گلے میں حضور کے ارشاد کے تحت غلیل موجود تھی۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد میاں احمد دین صاحب زرگر کالا گجراں ضلع جہلم ۱۹ اکتوبر کو انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی عمر تقریباً سو سال تھی۔ اور آپ عرصہ دو سال سے بعارضہ فالج صاحب فراش تھے۔ بہت عبادت گزار اور سادہ طبیعت کے مالک تھے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم والد صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (آمین)

(عبدالعزیز زرگر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کالا گجراں ضلع جہلم)

درخواست دعا اور شکریہ احباب

میری والدہ محترمہ ۱۲ اگست ۱۹۷۳ء بروز اتوار صبح سات بجے وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ احمدیت پر پختہ ایمان رکھنے والی۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ جماعتی چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی۔ تہجد گزار اور ملنسار۔ خوش اخلاق۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے والی۔ غریب پرور اور رحمدل خاتون تھیں۔ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور احباب جماعت کی طرف سے شفقت بھرے تسلی آمیز خطوط موصول ہوئے میں بھی اپنی طرف سے اور باقی تمام افراد خانہ کی طرف سے ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور سب پر اپنا فضل کرے اور ہمیں بھی اپنے فضل کے سایہ میں رکھے (آمین)

(فرحت افزا۔ چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال ضلع لائلپور)

درخواست دعا:۔ میری بیٹی عزیزہ عائشہ بخاری بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(سید مبشر احمد بخاری سیالکوٹ شہر)

کمزور بچوں کو ہرا بھرا کرنے والی دوا
"پیڈیلے بی ٹانک" خالص اجزاء سے تیار کی جاتی ہے بچوں کے دست۔ قے۔ بدہضمی سوکھا پن۔ مٹی کھانے کی عادت دور کرنے میں اکسیر ہے
قیمت -/۳ روپیہ ڈاک سے ۴/۵۰ روپے
شاہ ہومیوپیتھک اسٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

خالص شہد ہم سے طلب کریں
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

ضرورت ہے
تجربہ کار اور محنتی ٹرک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول اور رہائش کے لئے پختہ مکان بجلی لگی ہوئی ہے مع جملہ سہولتوں کے۔
درخواستیں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی معرفت بھجوائیں!

قابل فروخت
ایک عدد ۲۰۴ ڈی کمیانڈ ہارڈسٹر بمعہ بہت سے سپیئر پارٹس نہایت اچھی حالت میں قابل فروخت ہے خواہشمند حضرات کمانڈ ہارڈسٹر صبح ۸ بجے سے شام ۵ بجے تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دیکھ سکتے ہیں۔

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۴۲۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

آپ کے دانت قیمتی موتی ہیں ان کی قدر کیجئے!
اگر
پائیوریا (مسوڑھ) کی تکلیف ہو تو "پائیوریا کیور"
کیریز (گھن) کی تکلیف ہو تو "کیریز کیور"
استعمال کیجئے۔ فی کورس -/۱۰ وی پی ۱۱/۷۰۔ دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کیجئے!
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون: ۶۰۷/۶۰۶

حیوانات کی دوائیں
اکسیر گل گھوٹو
نیز منڈش۔ ٹک سکنار۔ سرکن۔ زہر باد۔ منہ کھر۔ اپھارہ۔ داد۔ دردول۔ کمی دودھ تھنوں کی سوزش کی اکسیریں اور
مرغیوں کیلئے رانی کھیت اور پولٹری کیور وغیرہ یہاں سے خریدیں۔ معلومات کا رسالہ مفت!
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ۔ فون: ۶۰۷/۶۰۶

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کیلئے — کورس ۲۰ روپے
نور الظفر — اولاد نرینہ کیلئے — کورس ۳۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ — فون ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا حقیقت افروز خطاب

بقیہ

پر جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے قائم کی گئی ہے کبھی ایسا وقت نہ لائے جبکہ اس کا کوئی حصہ یا گروہ بھی قرآن کو مہجور کی طرح چھوڑ دے۔ حضور نے فرمایا قرآن ہمیں دل و جان سے عزیز ہے۔ یہ ہماری سب سے عظیم متاع ہے، یہ ہماری روح رواں ہے جس کے بغیر ہم زندہ ہی نہیں رہ سکتے ہم تو اسکی خدمت کیلئے اور اس کی عظمت کیلئے پیدا کئے گئے ہیں لہذا ہم تو قرآن سے دُوری اور بُعد کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

تحریفِ قرآن کا شرانگیز اتہام

حضور نے فرمایا قرآن سے دوری بڑا ہی بھیانک نتیجہ پیدا کرتا ہے یہ اسی دوری اور بعد کی ایک بھیانک شکل ہے کہ آج ہماری جماعت پر نعوذ باللہ تحریف قرآن کا ناپاک الزام لگا کر ملک میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ کوشش تین صورتوں میں ظاہر ہوئی ہے۔

(۱) پہلے بلوچستان میں یہ فتنہ اٹھایا گیا کہ ہماری جماعت چونکہ قرآنی مقطعات کا ترجمہ کرتی ہے لہٰذا یہ تحریف ہے۔ حالانکہ عقل کا تقاضا ہے کہ مقطعات کا ترجمہ کیا جائے اور اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ پہلی تفاسیر میں بھی کثرت کے ساتھ ان کے تراجم کئے گئے۔ مگر یہ جہالت یا بددیانتی کی انتہا ہے کہ کوئی خدا کا بندہ یہ نہیں کہتا کہ جب پہلے بھی اس کے تراجم موجود ہیں تو پھر یہ تحریف کس طرح ہو گئی۔

پھر یہ کہا گیا کہ قرآن کریم میں لفظی تبدیلی کی گئی ہے۔ مگر اس کا کوئی ثبوت وہ پیش نہیں کر سکتے۔ تعجب اس بات پر ہے کہ اسی امتِ مسلمہ میں وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جن کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کی سینکڑوں آیات منسوخ ہو چکی ہیں وہ لوگ بھی گزرے ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن کی کئی سورتیں اس میں سے نکال دی گئی ہیں۔ ان پر تو تحریف کا الزام نہیں لگایا جاتا۔ اور اس کے بالمقابل اس مہدی معہودؑ کی جماعت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ جس نے آکر ثابت کیا کہ قرآن کی کوئی سورۃ یا آیت ہرگز منسوخ نہیں بلکہ اس کا تو ایک نقطہ یا شعشہ بھی تا قیامت منسوخ نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی ہر بات سراسر حکمت و معارف سے پُر ہے

جب یہ شرارت بھی کارگر نہ ہوئی تو اب یہ کہا جا رہا ہے کہ احمدیوں نے قرآن میں معنوی تحریف کی ہے (چٹان ۵ نومبر ۷۳ء) جس کا دوسرے لفظوں میں مطلب یہ ہے کہ خود جو چاہو قرآن کا ترجمہ کرو۔ جو چاہو اس کی تفسیر پیش کرو لیکن اگر مہدی معہودؑ کوئی ترجمہ یا تفسیر کرے تو وہ تحریف ہو جاتی ہے۔

حضور نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ سنیوں۔ شیعوں۔ دیوبندیوں اور بریلویوں نے قرآن کے کس طرح مختلف ترجمے کئے ہیں اور زمانے کی ضروریات یا اردو زبان کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس میں تدریجاً تبدیلیاں ہوتی چلی گئیں۔ ان بدلتے ہوئے تراجم کو ہرگز تحریف نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیونکہ ان سب کی بنیاد عربی لغت پر ہے اور کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ جماعت احمدیہ جو ترجمہ کرتی ہے وہ عربی لغت کے مطابق نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا۔ جہاں تک پہلی تفسیروں کا تعلق ہے خود کئی بزرگانِ امت نے یہ اعتراف کیا ہے کہ ان میں بڑی ضروری اور بڑی صداقت باتوں کے ساتھ ساتھ کئی طرح کا رطب و یابس بھی موجود ہے۔ تعجب ہے کہ ان لوگوں کو وہ تفاسیر تو قبول ہیں جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جھوٹ بولنے کے الزام لگائے گئے ہیں۔ لیکن اگر وہ مہدی معہود جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے "اپنا مہدی" قرار دیا۔ خدا تعالیٰ کے اذن سے ایسی تفسیر کرے جس سے انبیاءؑ کی بریت ہوتی ہو تو یہ تحریف تحریف کا شور مچا دیتے ہیں یہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو تو یہ حق دینے کیلئے تیار ہیں کہ وہ چھ لاکھ احادیث میں سے پانچ لاکھ ۹۱ ہزار کو مختلف وجوہ کی بنا پر رد کر دیں۔ لیکن اس مہدی معہود کو یہ حق دینے کیلئے تیار نہیں ہیں جسے خود رسول کریمؐ نے حکم و عدل قرار دیا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کی حقیقی شان کو اجاگر کیا ہے:

حضور نے فرمایا۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے ماتحت مبعوث ہونے والے مہدی معہودؑ کو شناخت کرنے کی توفیق دی ہے۔ ہمارا یقین و ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی حقیقی شان کو دنیا پر ظاہر کیا ہے اور اس کی ایسی تفسیر کی ہے جو موجودہ زمانے کی ضروریات اور اس کے مسائل کو حل کرتی ہے۔ حضور نے صرف سورۃ فاتحہ کی ہی ایسی حسین تفسیر کی ہے کہ باوجود چیلنج دینے کے آج تک علماء دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکی۔ کیا اس حسین تفسیر کو چھوڑ کر ہم ان تفاسیر پر انحصار کر لیں جن میں انبیاءؑ پر جھوٹ بولنے کے الزام لگائے گئے ہیں۔ ہم پرانی تفاسیر کی افادیت سے انکار نہیں کرتے۔ ان میں بڑی اچھی باتیں اور قیمتی نکات موجود ہیں۔ جنہیں پڑھنے اور انہیں یاد رکھنے کی آج بھی ضرورت ہے لیکن کتاب مکنون ہونے کے اعتبار سے خدا تعالیٰ کے مطہر بندوں پر نئے نئے قرآنی معارف و حقائق کے اظہار کی ضرورت بھی مسلم ہے تاکہ زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات اور نئے پیچیدہ مسائل کو قرآن کی روشنی میں حل کیا جائے۔ اور یہی وہ چیز ہے جو ہمیں مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہوئی۔ حضورؑ نے مبعوث ہو کر ہمیں یہی نصیحت فرمائی ہے کہ دیکھو قرآن کو کبھی مہجور کی طرح نہ چھوڑنا۔ یہی ہمارا نُور ہے اسے چھوڑ کر تو زندگی کا کوئی مزا ہی نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا ہے کہ جو دانستہ طور پر قرآن کے کسی ایک حکم کو بھی چھوڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ لہٰذا ہمیں اور خصوصیت کے ساتھ انصار کو ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہیئے کہ خدا ہم پر یا ہماری اولاد پر کبھی ایسا وقت نہ لائے جبکہ ہم بھی قرآن سے بُعد اور دوری اختیار کر لیں۔

دوسری تحریکِ دعا

اس کے بعد حضور نے دوسری تحریکِ دعا کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دو پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ حضور کا دائرہ استعداد اور حضور کی صلاحیتیں تمام دیگر بنی نوع کی صلاحیتوں سے زیادہ ہیں۔ لہٰذا ان سے یا ان تک پہنچنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن اسوۂ نبویؐ پر چلتے ہوئے ہم یہ ضرور کر سکتے ہیں کہ ہم بھی اپنے اپنے دائرہ استعداد میں اپنی طاقتوں اور صلاحیتوں کی نشوونما کو انکے کمال تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اور یہ خدا کے فضل اور دعاؤں کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس لئے جماعت کو بالعموم اور انصار کو بالخصوص یہ دعا کرنی چاہیئے اور اس کے مطابق کوشش بھی کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اپنے دائرہ استعداد میں اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور انہیں نشوونما کے کمال تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور اس طرح ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کر کے حضورؐ سے ایک گونہ مماثلت پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ خواہ یہ مماثلت بڑا مقام رکھنے والے کے ساتھ ایک ادنیٰ مقام رکھنے والے کی سی کیوں نہ ہو۔

آخر میں حضور نے انصار سے ان کا عہد دہرایا جس کے بعد لمبی پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور پھر جملہ انصار صاحبان کو دعا دیتے ہوئے انہیں واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی جب حضور واپس تشریف لے جانے لگے تو حاضرین مجلس نے "اللہ اکبر" — خاتم النبیینؐ زندہ باد۔ مسیح موعودؑ زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد۔ خلافت احمدیہ زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد" کے پرجوش نعروں کے ساتھ فضا میں ایک ارتعاش پیدا کر دیا اور اس طرح حضور کے اجتماعی خطاب۔ دعا اور پرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ انصار اللہ کا اٹھارھواں سالانہ تربیتی اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ خالص روحانی ماحول میں انابت الی اللہ اور دعاؤں کے درمیان تین دن تک جاری رہنے والے اسی بابرکت اجتماع کی مختصر روداد آئندہ انشاء اللہ پیش کی جائے گی۔

غانا (افریقہ) کے دو اخباروں میں جماعت احمدیہ سے اپیل

احمدی ڈاکٹر کی پاکستان کو روانگی ملتوی کر دی جائے

غانا (مغربی افریقہ) کے اخبار THE GHANAIAN TIMES اور "PIONEER" نے احمدیہ ہسپتال اسکورے غانا کے انچارج ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب کی پاکستان کو روانگی ملتوی کرنے کی جماعت احمدیہ سے اپیل کرتے ہوئے یہ خبر شائع کی ہے کہ:

"ضلع اسکورے کی بہبود اور منصوبہ بندی کمیٹی نے اپنے ایک ریزولیشن کے ذریعہ سے درخواست کی ہے کہ ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے گزشتہ ڈھائی سال میں مقامی حالات کے متعلق جو وسیع معلومات اور اہم تجربہ حاصل کر لیا ہے اس کی وجہ سے وہ ہماری ساری قوم کے لئے ایک نہایت ہی مفید وجود ثابت ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف احمدیہ ہسپتال میں صرف غانا کے باشندوں کی خدمت ہی نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہمسایہ افریقن ممالک مثلاً آئیوری کوسٹ۔ نائیجیریا۔ اپر وولٹا اور ٹوگو کے لوگ بھی ان سے کامیاب علاج کروا رہے ہیں۔

محترم ڈاکٹر مجتبیٰ صاحب کا یہ شاندار ریکارڈ قابل فخر ہے کہ اس عرصہ میں انہوں نے ۲۵۰۰ میجر آپریشن کئے ہیں جن میں سے ایک بھی ناکام نہیں ہوا۔"

احباب جماعت محترم ڈاکٹر صاحب کی مزید کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ (اہلیہ محمد صادق صاحب مینیجر الفاروق زنگ محل لاہور) بیمار ہیں اور بغرض آپریشن لاہور میاں محمد ٹرسٹ ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کا آپریشن ہو گیا ہے طبیعت زیادہ کمزور ہے احباب کرام سے آپریشن کی کامیابی اور کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناصر قدیم سمرالی۔ ربوہ)